Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ - عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا



روزنامہ

# الفضل

لاہور پاکستان

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۳ | ۲۵ تبلیغ ۱۳۲۸ھش | ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۶۸ھ | ۲۵ فروری ۱۹۴۹ء | نمبر ۴۶

## اخبار احمدیہ

لاہور ۲۴ ماہ تبلیغ - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خُدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

آج بابو فضل دین صاحب نے چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نائب امام مسجد لنڈن کے اعزاز میں دعوت طعام دی۔ جس میں دیگر معززین کے علاوہ صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب سلمہ - مسٹر عبدالعزیز صاحب - مسٹر عبدالشکور کنزے صاحب - شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت لاہور - مولانا شمس صاحب - سید ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

## مسٹر کھوڑو سابق وزیر اعظم سندھ کو دو سال قید اور دو ہزار روپے جرمانہ کی سزا

کراچی ۲۴ فروری - لائنو ٹائپ مشین کیس کے سلسلہ میں جو مقدمہ چل رہا تھا۔ آج سپیشل مجسٹریٹ نے اس کا فیصلہ سُنا دیا۔ فیصلہ میں مسٹر محمد ایوب کھوڑو سابق وزیر اعظم سندھ کو دو سال قید محض اور دو ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔

ایک اور ملزم پی طاہر زمانی کو بھی دو سال قید اور دو ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔ یہ سزائیں دفعہ ۴۰۹ کے ماتحت چوری کا مال قبضے میں رکھنے کے الزام میں دی گئی ہیں۔ جرمانہ اور قید کی سزائیں بیک وقت شروع ہونگی۔ عدالت نے مسٹر کھوڑو اور زمانی کو اس وقت تک عدالت میں ٹھہرنے کا حکم دیا جبتک کہ صفائی کے وکیل کی طرف سے چیف کورٹ میں اپیل کرنے کی درخواست نہ دے دی جائے بعد کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ دس ہزار روپے کی ضمانت پر مسٹر کھوڑو رہا کر دیئے گئے ہیں۔

عدالت نے سندھ ابزرور پریس کے منیجر کو رہا کر دیا ہے۔

## آئندہ انتخابات میں حق رائے دہی سے متعلقہ آراء کیلئے آخری تاریخ ۲۵ مارچ ہے

## کمیٹی کا مشورہ عوام کی کثرت آراء کے مطابق ہوگا!

ہمارے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

لاہور ۲۴ فروری - مغربی پنجاب کے گورنر ہز ایکسی لنسی سر فرانسس موڈی نے آئندہ انتخابات میں حق رائے دہی کی تحقیق کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی ہے۔ آج اُس کمیٹی کے صدر شیخ فیض محمد نے اخبار نویسوں کی کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے کہا:-

ہمارا مقصد اپنی طرف سے کوئی مشورہ دینا نہیں بلکہ ہم اپنے مشورہ کا انحصار اُن آراء پر رکھیں گے جو عوام ہمیں شائع کردہ استفہامیہ کے جواب میں ارسال کرینگے (کمیٹی کا شائع کردہ استفہامیہ حرف بحرف اندر ملاحظہ فرمائیے)

آپ نے کہا ہم ان سوالات کو اشاعت کثیر دینگے تمام مذہبی، سیاسی اور عوامی اداروں تک پہنچائینگے۔ تاکہ ہر ایک کو اپنا نظریہ بیان کرنے کا پورا حق مل سکے۔ واضح رہے کہ آراء بھیجنے کیلئے آخری تاریخ ۲۵ مارچ مقرر ہے۔

آپ نے کہا اگر کوئی فرد یا ادارہ یہ محسوس کرے کہ شائع کردہ سوالوں کے علاوہ بھی کچھ اُمور تفہیم طلب ہیں۔ تو وہ مجوزہ سوالوں کا جواب اپنے جواب کے ساتھ ارسال کر سکتا ہے۔

ایک غیر رسمی سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا میرے عام اندازے کے مطابق اگر صوبے میں ہر بالغ کو حق رائے دہی دیا جائے تو کم از کم ایک کروڑ ووٹر بنینگے جنکی آراء کا جائزہ لینے کیلئے کم از کم چھ ہزار پولنگ افسروں کی ضرورت ہوگی۔

ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا اس تحقیقات کا مقصد محض یہ ہے کہ کسی طرح مہاجرین کے لئے نمائندگی کا حق پیدا کیا جائے۔ آپ نے کہا عوام کی آراء کے بعد پھر قانون میں ترمیم کی جائے گی اس وقت قانون میں مہاجرین کیلئے رائے دہی کی گنجائش نکالنے کے لئے کوئی لچک موجود نہیں ہے آپ نے اخبار نویسوں کے مشورے کے بعد کہا قانون سے متعلقہ گوشواروں کو اختصار بھی شائع کرنیکی کوشش کی جائیگی جن کا ذکر سوالوں پہلے فقرے میں ہے۔

## لاہور ہائیکورٹ نے مودودی صاحب کے متعلق درخواست نامنظور کردی!

لاہور ۲۴ فروری - لاہور ہائیکورٹ میں مودودی صاحب کے متعلق ہیبس کارپس کی جو درخواست دی گئی تھی آج چیف جسٹس نے اس کا فیصلہ سناتے ہوئے درخواست کو نامنظور کر دیا۔ واضح رہے کہ اس درخواست میں کہا گیا تھا کہ قانون تحفظ عامہ کی دفعہ ۳ کے ماتحت مودودی صاحب کی گرفتاری ناجائز ہے۔

## جناب چودھری ظہور احمد صاحب باجوہ نائب امام مسجد احمدیہ لنڈن کی تشریف آوری

لاہور ۲۴ فروری آج صبح پاکستان ایکسپریس کے ذریعے جناب چودھری ظہور احمد صاحب باجوہ نائب امام مسجد احمدیہ لنڈن بخیر و عافیت لاہور تشریف لے آئے۔ الحمدللہ

سٹیشن پر بہت سے احباب نے اپنے مجاہد بھائی کا خیر مقدم کیا۔

## یہودیوں اور مصریوں کے درمیان سمجھوتہ طے ہوگیا

روڈز ۲۴ فروری - مصریوں اور یہودیوں کے درمیان گذشتہ چھ ماہ سے جو گفت و شنید جاری تھی آج اس سلسلے میں سمجھوتہ ہوگیا۔ اور اس پر فریقین نے دستخط ثبت کر دیئے۔

## انسداد تپدق کی انجمن کا قیام

کراچی ۲۴ فروری - الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان نے آج انسداد تپدق کی انجمن کا افتتاح کرتے ہوئے کہا۔ سکنڈے نیویا سے اس مرض کے ماہرین کی دو جماعتیں بلائی گئی ہیں۔

ان ماہرین کے ساتھ پاکستانی ڈاکٹروں کی بھی دو جماعتیں متعین کر دی گئی ہیں۔ آپ نے کہا تپ دق ملک میں عام ہو چکی ہے۔

## مستقل الاٹمنٹ کی درخواستوں کی آخری تاریخ ۱۵ اپریل ہے

لاہور ۲۴ فروری - حکومت مغربی پنجاب کے محکمہ بحالیات (اراضی) نے سرکاری سکیم کے تحت اراضی سے متعلق مشرو راستقل حقوق کی عطائیگی کے لئے دعاوی قبول کرنے کی آخری تاریخ ۱۵ - اپریل ۱۹۴۹ء مقرر کی ہے۔

## محترم نواب عبداللہ خانصاحب کی تشویشناک علالت

مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

محترم نواب صاحب کو رات نیند آور دوا دینے سے خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی نیند آگئی۔ آج دن بھر بھی عام طور پر سوتے رہے ہے۔ دل کی حالت میں پہلے کی نسبت کچھ ضعف پیدا ہوگیا ہے خون کا دباؤ کم ہے لہذا احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص طور پر درخواست ہے کہ محترم نواب صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

# الیکشنز انکوائری کمیٹی مغربی پنجاب کی طرف سے مفصل سوال نامہ

## تمہید

ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل پاکستان کے زیرہدایت ہز ایکسیلنسی گورنر صوبہ مغربی پنجاب نے ۲۵ جنوری ۱۹۴۹ء کو قانون دستور کی دفعہ ۹۲ الف کے ماتحت صوبہ کا نظم ونسق خود سنبھال لیا اور مغربی پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کو بھی توڑ دیا اس کے تھوڑے عرصہ بعد ہز ایکسیلنسی گورنر نے ہم پر مشتمل کمیٹی کے تقرر کا اعلان کیا تاکہ جس قدر جلد ممکن ہو صوبائی مجلس قانون ساز کے نئے انتخابات عمل میں لانے کے پیش نظر بدلے ہوئے حالات میں حق رائے دہی کے لئے قابلیتوں اور حلقہ جات نیابت پر حسب ضرورت نظرثانی کے سوال پر غور کیا جائے۔ اس کمیٹی کے لئے امور تحقیق طلب مندرجہ ذیل مقرر کئے گئے ہیں:-

اوّل:- اس سوال پر غور کیا جائے گا کہ آیا رائے دہندگان کی قابلیتوں کے بارہ میں موجودہ دفعات جو قانون دستور کے گوشوارہ ششم میں مندرج ہیں پناہ گزینوں کے ساتھ ناانصافی کا باعث تو نہ ہوں گی اور اگر ہوں گی تو اس ناانصافی کو دور کرنے کی غرض سے کیا سفارشات کرنی چاہئیں

دوئم:- نشستوں کی تقسیم اور دیگر معاملات کے بارہ میں جو قانون مذکور کے گوشوارہ پنجم میں مذکور ہیں اور حلقہ جات نیابت کی حد بندی اور اس سے متعلق معاملات کے سلسلہ میں ایسی سفارشات کی جائیں جو صوبہ کے ہندوؤں اور سکھوں کی تعداد میں بے انتہا کمی ہو جانے اور مسلمانوں کی تعداد میں کثیر اضافہ ہو جانے کے پیش نظر مناسب معلوم ہوں۔"

یہ امر کمیٹی کے لئے باعث مسرت ہوگا کہ اس نہایت اہم اور کسی قدر پیچیدہ کام میں ایسے تمام اشخاص کے خیالات سے استفادہ کیا جائے جو ذاتی طور پر یا مختلف سیاسی اور دیگر جماعتوں کے نمائندوں کی حیثیت سے اس معاملہ میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ اس لئے کمیٹی نے ایک سوال نامہ مرتب کیا ہے جو حق رائے دہی اور حلقہ جات نیابت نیز ان سے پیدا ہونے والے ضمنی امور کے متعلق ہے ایسے اصحاب کمیٹی کے شکریے کے مستحق ہوں گے جو اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے صرف مقررہ سوالات کا جواب دیں۔ اور اس ضمن میں امور تحقیق طلب کے متعلق تمام بحث کے انداز میں عرضداشتیں ارسال نہ کریں۔ امید ہے۔ کہ اس سے کمیٹی کو اپنا کام جلد از جلد پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں بلاشبہ مدد ملے گی۔

## سوال نامہ

### حق رائے دہی

۱- مغربی پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے علاقہ وار اور مخصوص حلقہ جات نیابت کی صورت میں حق رائے دہی کے متعلق قواعد علی الترتیب گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مصدرہ ۱۹۳۵ء کے گوشوارہ ششم حصہ ششم اور گورنمنٹ آف انڈیا (صوبائی مجالس قانون ساز) آرڈر مجریہ ۱۹۳۶ء کے حصہ ششم میں درج ہیں۔ کیا آپ چاہتے ہیں۔ کہ یہ قواعد اگلے عام انتخابات کے لئے بجنسہٖ نافذ رہیں۔ یا ان میں تبدیلی کر دی جائے۔ اگر تبدیلی چاہتے ہیں تو از راہِ کرم وہ تجاویز بیان فرما دیجئے جن کے مطابق ایسی تبدیلیاں کی جانی چاہئیں۔

۲- ۴۷-۱۹۴۶ء میں غیر منقسم پنجاب کے لئے تیار کی گئی فہرست ہائے دہندگان میں مسلمان رائے دہندگی تعداد ان کی آبادی کا تقریباً ۴۰ فی صدی حصہ تھی۔ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ اس تناسب کو قائم رکھا جائے۔ بڑھا دیا جائے یا کم کر دیا جائے

۳- حق رائے دہی کے لئے موجودہ قابلیتیں ٹیکس جائیداد۔ تعلیم۔ فوجی ملازمت اور بعض عورتوں کے معاملے میں ان کے خاوندوں کی حیثیت پر مبنی ہیں۔ کیا آپ مندرجہ صدر معیار کو قائم رکھنے کے حق میں ہیں یا اس میں تبدیلی چاہتے ہیں۔ اگر آپ تبدیلی کے حق میں ہوں تو از راہ کرم ان تجاویز کا اظہار فرما دیجئے جن کے مطابق تبدیلی کی جانی چاہیئے۔

۴- کیا آپ کے خیال میں وہ معیار قائم رکھنے سے جس کا حوالہ سوال نمبر ۳ میں دیا گیا ہے) پناہ گزینوں کے لئے مغربی پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی میں کافی نیابت حاصل کر سکنا ممکن ہو گا؟ - اگر آپ کے خیال میں اس معیار پر پناہ گزینوں کو ان کی تعداد کے مطابق نیابت حاصل نہیں ہو سکے گی۔ تو آپ اس مقصد کے حصول کے لئے اور کیا معیار تجویز کرتے ہیں؟-

۵- کیا آپ کے خیال میں یہ مناسب ہوگا کہ آئندہ عام انتخابات میں پناہ گزینوں کے لئے حق رائے دہی کے سلسلہ میں مختلف قسم کی اور رعایتی قابلیتیں مقرر کی جائیں؟ اگر آپ اس خیال کے حق میں ہوں تو کون کونسی قابلیتیں ہیں جن کے مطابق پناہ گزینوں کو صوبائی لیجسلیٹو اسمبلی میں ان جائز حصہ نیابت حاصل ہو سکے گا۔

۶- کئی اطراف سے بالغوں کی حق رائے دہی کا مطالبہ کیا گیا ہے کیا آپ اس کی تائید کرتے ہیں؟

۷- اگر آپ بالغوں کے حق رائے دہی کے حامی ہیں۔ تو کیا آپ کے خیال میں اس سے پناہ گزینوں کو مزید تحفظات کے بغیر آئندہ عام انتخابات میں اسمبلی میں ان کا جائز حصہ نیابت حاصل ہو جائے گا۔ اگر آپ سمجھتے ہوں کہ مزید تحفظات کی پھر بھی ضرورت ہو گی۔ تو از راہ کرم کمیٹی کو ان مزید تحفظات کے بارہ میں یہ صراحت فرما دیجئے کہ وہ کیا ہونے چاہئیں

۸- اس صوبہ کے تمام حالات کے پیش نظر کیا آپ کے خیال میں درج ذیل نقطہ ہائے نگاہ سے بالغوں کے حق رائے دہی کی ترویج قابل عمل ہو گی۔

(ا) رائے دہندوں کی فہرستیں تیار کرنا ممکن ہو سکے گا؟

(ب) مناسب وقت کے اندر اتنے ووٹ ڈالنے کا انتظام کیا جا سکے گا؟

۹- اگر بالغوں کے حق رائے دہی کی ترویج پر اتفاق ہو جائے۔ تو لفظ "بالغ" کی تعریف کیا ہونی چاہیئے۔ یعنی ووٹ کا حق دینے کے لئے "سن بلوغت" کیا مقرر کیا جانا چاہیئے؟

۱۰- کیا بالغوں کی حق رائے دہی کا اصول مردوں اور عورتوں پر یکساں حاوی ہونا چاہئیے اور کیا دونوں صورتوں میں "سن بلوغت" یکساں مقرر ہونا چاہیئے۔ یا مختلف؟

۱۱- اگر آپ کی رائے میں مخصوص مفاد کو خاص حلقوں کے ذریعے نمائندگی دینا ضروری ہے تو کیا آپ ان حلقوں میں ووٹ دینے کی موجودہ شرائط کو برقرار رکھنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ یا ان میں تبدیلی کرنے کے حق میں ہیں۔ دوسری صورت میں آپ تجارت وصنعت۔ مزدوروں۔ بڑے مالکان اراضی اور یونیورسٹی کے حلقوں کے ووٹروں کے لئے کیا کیا قابلیتیں تجویز کرتے ہیں؟

۱۲- بعض صورتوں میں متعلقہ اشخاص کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو ووٹر درج کرانے کے لئے درخواست دیں۔ کیا آپ یہ طریق جاری رکھنے کے حق میں ہیں؟

### شیڈولڈ کاسٹس (اقوام مندرجہ گوشوارہ)

۱۳- موجودہ قانون کے مطابق اقوام مندرجہ گوشوارہ کے افراد کے لئے ووٹر بننے کے لئے خاص شرائط مقرر ہیں۔ کیا آپ ان شرائط کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ یا ان میں کچھ تبدیلی پسند کریں گے۔

### حلقہ جاتِ نیابت

۱۴- حکم (صوبائی مجالس قانون ساز) پاکستان مجریہ ۱۹۴۷ء (حکم عارضی آئین پاکستان مجریہ ۱۹۴۷ء) عارضی دستور پاکستان آرڈر ۱۹۴۷ء عارضی دستور پاکستان (ترمیم برائے صوبائی مجلس آئین ساز) آرڈر ۱۹۴۸ء کی رو سے تطبیق و تبدیل شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مصدرہ ۱۹۳۵ء کے گوشوارہ پنجم میں پاکستان کی صوبائی مجالس قانون ساز کی ہیئت ترکیبی مقرر کی گئی ہے مندرجہ صدر کے ساتھ منسلکہ نشستوں کے نقشہ میں پاکستان کی صوبائی مجالس قانون ساز کے لئے ہر فرقہ کی نشستوں کی تعداد دی گئی ہے کیا آپ کی رائے میں آئندہ عام انتخابات کے لئے مغربی پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کی ہیئت ترکیبی میں مندرجہ ذیل امور کے پیش نظر کوئی تبدیلی ضروری ہے،

(الف) صوبہ ہذا سے ہندوؤں اور سکھوں کی ایک بڑی تعداد کا چلے جانا

(ب) ہندوستان ڈومینین بالخصوص مشرقی پنجاب اور ریاست ہائے پنجاب سے صوبہ ہذا میں مسلمانوں کا نسبتاً زیادہ تعداد میں آجانا۔

۱۵- اگر آپ مغربی پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کی ہیئت ترکیبی میں کسی تبدیلی کے خواہاں ہیں تو از راہ کرم اس تبدیلی کی نوعیت کے بارہ میں بھی وضاحت فرما دیجئے۔

---

## حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاہا کی طرف سے دعا کی تحریک

"عزیزم (میاں) عبداللہ خاں سلمہ کی تشویشناک علالت کا سلسلہ لمبا ہو رہا ہے۔ اور وقفہ وقفہ کے بعد بیماری کا حملہ ہوتا رہتا ہے۔ میں جماعت کے مخلصین سے اپیل کرتی ہوں کہ وہ ان کی صحت اور شفایابی کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں"

ام محمود

(ام المومنین اطال اللہ ظلہا)

---

## پنجابی تاجروں کا وفد کراچی کو

(نامہ نگار الفضل)

لاہور ۲۴ فروری مغربی پنجاب مسلم ٹریڈرز فیڈریشن کا ایک نمائندہ وفد فیڈریشن کے صدر شیخ عبدالمالک کی قیادت میں آج رات کو عازم کراچی ہو رہا ہے۔ اس وفد میں فیڈریشن کے جنرل سکرٹری مسٹر ایم۔ کے میر بھی ہوں گے۔ اس کے علاوہ دو رکن فوڈ گرین کریانہ مرچنٹس اور جنرل مرچنٹس میں سے ہوں گے۔

یہ وفد کراچی جا کر پاکستان دستور ساز اسمبلی کے ارکان سے جنرل سیلز ٹیکس کے متعلق گفتگو کر کے انہیں تاجروں کی تکالیف سے آگاہ کرے گا

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وفد کے ارکان پاکستان کے گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین اور وزیراعظم پاکستان آنریبل مسٹر غلام محمد سے بھی ملیں گے۔

روزنامہ
الفضل
۲۵ فروری ۱۹۴۹ء

# تبلیغ اسلام کا انوکھا تصوّر

ہم نے الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں مجلس احرار کے اس ریزولیوشن کا ذکر کیا تھا۔ جس میں قرار پایا تھا کہ اب یہ جماعت سیاسی سرگرمیوں کو ترک کر کے صرف تبلیغ اسلام کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دے گی اور ساتھ ہی افسوس کیا تھا کہ ابھی تک اس مجلس کی طرف سے اس بارے میں کوئی اقدام نہیں ہوا۔ اور یہ بھی کہا تھا کہ شائد مجلس احرار کا جو تبلیغ اسلام کے متعلق تصور ہے وہ ہمارے تصور سے الگ ہے۔ ہم نے اپنے تصور کی وضاحت کی تھی اور مجلس کے تصور کے متعلق بیان کیا تھا۔ کہ وہ صرف احمدیت اور احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی تک ہی محدود رہے اور اس سے اس کی غرض بھی صرف مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پھیلانا اور اس طرح پاکستان کی جڑوں کو اتنا کھوکھلا کر دینا ہے۔ کہ وہ آخرکار خود بخود زمین پر آ پڑے۔

ہر مسلمان جو اس جماعت کی گذشتہ زندگی کو جانتا ہے اس کی ذہنیت سے اتنا واقف ضرور ہو گیا ہے کہ اب خواہ وہ کتنی بھی توبہ کا اظہار کرے اس پر اعتبار نہیں کر سکتا۔ اور محض خوش فہمیوں سے وہ زخم بھرے نہیں جا سکتے۔ جو مسلمانوں کے گذشتہ اجتماعی سعی و کوشش پر اس نے لگائے تھے۔ جو پاکستان کو معرض وجود میں لانے کے لئے کی گئی تھی۔ وہ تہذیب افروز تقریریں ہمیشہ پاکستان اور ہندوستان کے شہر و دیہات کے گلی کوچوں میں گونجتی رہیں گی۔ جو مسلمانوں کو اس کٹھن مہم میں ناکام بنانے کے لئے ہر موڑ پر ہر دوکان کی چھت پر سے کی گئیں۔ کیا ایسی یادگار باتیں تاریخ کے صفحوں سے کبھی محو ہو سکتی ہیں؟ جب بھی کبھی پاکستان کی تاریخ لکھی جائے گی۔ مخالفین پاکستان کے اس اہم ترین عنصر کا ذکر خیر یقیناً اس میں نمایاں طور سے کیا جائیگا اس لئے جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ

"باقی رہا احرار کیا ہیں۔ احرار پاکستان کے مخالف تھے یا موافق وہ غلط تھے یا صحیح وہ ایک نظری اختلاف تھا دو رایوں کا فرق تھا۔ پاکستان بن گیا اختلاف ختم ہو گیا قصہ رفت گذشت"

وہ اپنے آپ کو سخت دھوکہ دیتے ہیں اگرچہ خدا گواہ ہے ہم دل سے چاہتے ہیں کہ ایسا ہی ہو اور واقعی قصہ رفت گذشت ہو جائے۔ لیکن افسوس ہے کہ وہی لوگ جو چاہتے ہیں کہ اب ہم کو مسلم لیگ اپنی گود میں بٹھالے یا اپنی ناک کا بال بنالے اُن کی اپنی خاص ذہنیت گذشتہ حادثات سے اتنی زمین گیر اور پختہ ہو چکی ہوئی ہے۔ کہ خواہ وہ سچ مچ بھی کوشش کریں کہ ان کا کوئی قدم کعبہ کی طرف اُٹھے مگر وہ ترکستان کی ہی طرف اُٹھتا ہے۔ بیشک اس دنیا میں ہزاروں عظیم الشان انقلاب ہوتے رہتے ہیں۔ دریا۔ دریا ہی نہیں بلکہ آسمان کے ستارے بھی اپنی راہیں بدلتے رہتے ہیں۔ پہاڑ ٹل جاتے ہیں۔ قوموں کی قومیں بدل جاتی ہیں۔ زادیت۔ غلبۂ اشتراکیت میں منتقل ہو جاتی ہے۔ اس لئے مانا جا سکتا ہے کہ احراری ذہنیت بھی اپنے پاؤں چھوڑ سکتی ہے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ باوجود بار بار اعلانوں کے وہ وہیں کی وہیں ہے اس میں کوئی فرق نہیں آیا اور ہر مسلمان اس کو جانتا ہے پہچانتا ہے

جیسا کہ ہم عرض کر چکے ہیں جب مجلس احرار نے اپنی گذشتہ تاریخی کانفرنس میں اعلان کیا تھا۔ کہ اب وہ تبلیغ اسلام کی طرف عنان توجہ موڑ دے گی تو سچ یہ ہے کہ ہم نے اپنی سادہ دلی سے اُس کو صحیح مان لیا تھا۔ اور ہم کو خوشی ہوئی تھی۔ واقعی خوشی ہوئی تھی۔ ہمیں اس لئے خوشی ہوئی تھی کہ یہ طاقت جو پہلے عملاً مسلمانوں کو زک پہنچانے میں صرف ہو رہی تھی۔ اب اسلام کی سرخروئی اور اعلائے کلمۃ الحق کے لئے صرف ہو گی۔ اور جو کچھ وہ اب تک نقصان پہنچا چکی ہے اس طرح اُس کی تلافی ہو جائیگی اور اس طرح یہ عجیب و غریب مخلوق اللہ تعالےٰ اور اللہ تعالےٰ کے بندوں کے نزدیک پھر اپنا وقار قائم کر لے گی۔ کیونکہ ہمارے نزدیک ان کے گذشتہ گناہوں کا کفارہ تبلیغ اسلام کا عملی اقدام بھی ایک موثر کفارہ ہو سکتا ہے۔ اور یقیناً اگر وہ سچے جوش سے اس طرف متوجہ ہو جائیں۔ تو ان کی اپنی خاص ذہنیت کے پاؤں اُکھڑ سکتے ہیں خواہ وہ کتنی ہی "زمیں جنبد نہ جنبد گل محمدؐ" کی قسم کی کیوں نہ ہو چکی ہو۔ کیونکہ تواب الرحیم خدا اپنے بھٹکے ہوئے بندوں کو ہر وقت واپس لینے کے لئے تیار ہے اگر وہ سچے دل سے اُس کی طرف رجوع کریں۔

باوجود شکوک کے ہم نے یقین کر لیا کہ اب ان لوگوں نے توبۃ النصوح کر لی ہے۔ لیکن جب ہم نے دیکھا کہ لمبے عرصہ تک انہوں نے اپنے اس نئے عزم کی تکمیل کے لئے ایک قدم نہیں اُٹھایا۔ تو ہمارے دبے ہوئے شکوک پھر سطح ذہن پر ابھر آئے۔ اور اس کا اظہار ہم نے اپنے گذشتہ افتتاحیہ میں کر دیا۔ اس کے جواب میں معاصر آزاد نے جو کچھ فرمایا ہے وہ ذرا مختلف الفاظ میں بعینہ وہی ہے جو ہم نے عرض کیا تھا کہ اس گروہ کا تصور تبلیغ اسلام صرف احمدیوں اور احمدیت کے خلاف اشتعال انگیزی کر کے پاکستان میں فتنہ و فساد کا دروازہ کھولنا ہے۔ چنانچہ ۲۳ فروری کی اشاعت میں مدیر محترم رقمطراز ہیں۔

"رہا جرمن۔ انگلستان۔ امریکہ اور فرانس میں تبلیغی مشن کا اجراء تو جناب گزارش ہے سمندر پار کس منہ سے جائیں۔ جب کہ ابھی تک پاکستان میں ہماری تبلیغ کی سخت ضرورت ہے۔ ابھی تک تو آپ کو درس اسلام دینا ہے ابھی تک تو یہاں اسلام کا راستہ اشتراکیت احمدیت سے پٹا پڑا ہے۔ اپنا گھر گندہ ہو تو گلی میں جھاڑو دینا کچھ زیب نہیں دیتا۔ دعا کیجئے کہ اللہ ہمیں آپ کی اصلاح کی توفیق دے۔"

جو کوئی بھی آپ کے ان الفاظ کو پڑھے گا وہ اسی نتیجہ پر پہنچے گا۔ کہ مجلس احرار کے اعلان تبلیغ اسلام کا مطلب صرف خانہ جنگی کو ہوا دینا ہے۔ اور کچھ بھی نہیں۔ وہ اپنے پرانے ڈگر پر ہی چلے جاتے ہیں۔ ان کی پرانی ذہنیت ہی ابھی کارفرما ہے وہ اسی کی زنجیروں میں ابھی تک جکڑے ہوئے ہیں۔ اور اپنے آپ سے ابھی باہر نہیں نکل سکے وہ اپنی خاص قسم کی تبلیغ اسلام کے نشتر کے ساتھ رگ پاکستان ہی سے لہو لینا چاہتے ہیں۔ کیونکہ پاکستان ہی نے معرض وجود میں آکر ان کی تمام اُمیدوں کا خون کیا ہے۔

ہم مدیر محترم سے صرف اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ آپ کا یہ طریق کار غلط ہے۔ آپ اپنے طریق کار سے مسلمانوں کی صفوں کو کمزور کریں گے۔ اور اس وقت جب کہ باطل اپنی پوری طاقتوں کے ساتھ عالم اسلام پر حملہ آور ہو رہا ہے۔ پاکستان میں خانہ جنگی کی طرح رکھنا کسی طرح زیبا نہیں ہے۔ یہ تبلیغ اسلام نہیں ہے۔ بلکہ محض آپ کی فطری رجحانات کا بے ساختہ اظہار ہے۔ اور مسلمان ان جالی کے پردوں کے اندر وہ سب کچھ اپنی نظر سے دیکھ رہے ہیں جو ان فطری رجحانات پر آپ ڈالنا چاہتے ہیں۔ پھر اگر سچ مچ آپ کا مدعا اسلام کے غلبہ کے لئے اشتراکیت اور احمدیت کا استیصال بھی ہو تو آپ کو سوچنا چاہیئے کہ جو جارحانہ طریقے آپ کے ذہن میں ہیں۔ نہایت خطرناک ہیں اور ایسی کوششوں کا نتیجہ الٹا نکل سکتا ہے۔ آپ کو ذاتی تجربہ ہے کہ آپ کی گذشتہ ہنگامہ آرائیاں احمدیت کے لئے کھاد کا کام دیتی رہی ہیں۔ اور جتنا آپ نے اس کو دبانے کی کوشش کی ہے۔ وہ پھیلتی ہی چلی گئی ہے آپ کو اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے تھی۔ اور اگر واقعی استیصال احمدیت ہی آپ کا مطمح نظر ہے تو آپ کو سمجھ لینا چاہیئے۔ اور اپنی گذشتہ تاریخ سے سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ آپ کا طریق کار نہ صرف آپ کو اپنے مدعا کے نزدیک ہی نہیں کر رہا۔ بلکہ اس سے اور بھی دور کر رہا ہے یہ تو خیر ہمارا ایمان ہے۔ کہ آپ ایڑی چوٹی کا بھی زور لگائیں۔ اور ایسا آپ بارہا کر چکے ہیں۔ احمدیت کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ جماعت ہے۔ اس لئے وہ آپ ایسے ہزاروں طوفانوں سے بھی اس کو زندہ و سلامت نکال لیگا۔ لیکن آئیے ہم آپ کو اپنا مدعا حاصل کرنے کا ایک سہل نسخہ بتائیں۔ اگر واقعی آپ احمدیت کے خلاف کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو یقیناً آپ اس کو ایک بہتر یہ مدف نسخہ پائیں گے۔ آزمائش شرط ہے اور وہ نسخہ یہ ہے۔ کہ آپ احمدیت کے مقابل تبلیغی مشن کھولیں۔ دیکھئے بقول آپ کے اس وقت پاکستان کے تمام مسلمان آپ کے ساتھ ہیں آپ اور وہ یکجان ہیں۔ اُن میں بڑے بڑے امراء ہیں۔ اتنے بڑے بڑے امراء کہ اگر چاہے تو ان میں سے ہر ایک دو دو تین تین مشنوں کا خرچ برداشت کر سکتا ہے اس لئے احمدیوں کی نسبت جو ایک غریب جماعت ہے آپ کے مشن بڑے کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اس کے بڑے بڑے فائدے ظاہر ہیں۔ اول تو احمدی دنیا میں اپنے نقطۂ نظر کا اسلام نہ پھیلا سکیں گے اور دوسرے آپ اس طرح اس کو ایسی شکست دے سکیں گے کہ ؎

کہاں کے دیر و حرم گھر کا راستہ نہ ملا

اس طرح آپ کی فطرتی تمنا بھی کہ احمدیت کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے۔ پوری ہو جائے گی اور آپ کی ذہنیت بھی تسلی ہو جائے گی۔ پھر اس طرح آپ نہ صرف یہ کہ پاکستان ہی میں فتنہ و فساد کے بانی تصور نہ ہونگے۔ بلکہ اس کی جڑوں کو مضبوط کرنے والے اور مسلمانوں کے لئے باعث صد فخر و ناز ہوں گے۔ وہ آپ کی گذشتہ زندگی کو تاریخ سے باہر نکال پھینکیں گے۔ اور آپ ان کی نظر میں ایسے بن جائیں گے۔ جیسے ماں کے پیٹ سے نئے پیدا ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ بھی آپ سے راضی ہو گا۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ سے خوش ہوں گے۔ کیونکہ فرض کیجئے۔ آپ پاکستان میں احمدیت کا استیصال کر بھی لیتے ہیں۔ تو پھر بھی ممکن ہے۔ احمدیت کا پورا استیصال نہ ہو سکے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جرمنی۔ فرانس۔ انگلستان افریقہ وغیرہ ممالک میں اس کی جڑ مضبوط ہو جائے۔ اور تمام مغربی اقوام حلقہ احمدیت میں شامل ہو جائیں۔ اور پھر آپ کے دردمند دل کو اور بھی سخت چوٹ لگے۔ بلکہ کچھ کرتے دھرتے ہی نہ بن پڑے۔ ممکن ہے کہ ایسا ہو جائے۔ کیا ممکن نہیں ہے؟ اس لئے جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ بجائے جارحانہ طرز کار کے جس کی غلطی آپ پر اب ثابت بھی ہو چکی ہے۔ اور اگر نہیں ہوئی تو ہو جانی چاہیئے تھی۔ بجائے اس طریق کار کے اگر آپ ہمارا متذکرہ بالا نسخہ استعمال فرمائیں۔ تو سو فی صدی کامیابی کا ذمہ ہم لینے کو تیار ہیں۔

اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہو گا۔ کہ اس طرح آپ نہ صرف احمدیت ہی کا استیصال کر سکیں گے۔ بلکہ سرمایہ داری اور اشتراکیت کے گھر میں جا کر ان پر بھی حملہ آور ہوں گے۔ اور اس طرح آپ اسلام کا جھنڈا تمام دنیا میں بلند کر دینگے یہ کام آپ آج بھی شروع کر سکتے ہیں۔ ورنہ احمدیت کے استیصال کے لئے حکومت کو اپنے ڈھب پر لانے کے لئے ممکن ہے۔ آپ کو سالہا سال کا انتظار کرنا پڑے مسلمان آپ کے مطالبہ شرعی کی حقیقت سے بھی اچھی طرح واقف ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ پس پشت کیا طاقت کام کر رہی ہے۔ اور ان تیلیوں کا تار کس ہاتھ سے حرکت کر رہا ہے پھر ایک یہ بھی ڈر ہے کہ جس طرح کی شریعت آپ نے خود بنائی ہے۔ اس کا نفاذ شائد پاکستان میں کبھی نہ ہو سکے اور جو اسلامی حکومت یہاں بنے۔ وہ اسلام کے حقیقی اصولوں پر بنے اور آپ کے طرح کے کسی خون آشام قسم کے اصولوں پر نہ بنے۔ کیا یہ ضروری ہے کہ جو غلط تصورات آپ نے اسلام کے متعلق لگا رکھے ہیں۔ جب پاکستان کا دستور بنانے والے اسلام کے مطابق دستور بنانا چاہیں تو وہ آپ کے متصورہ غلط دباتی دیکھو صفحہ ۶ کالم ۳

# سچّا مسلمان

## حسنِ یوسف۔ دمِ عیسیٰ۔ یدِ بیضا داری

(از جناب مرزا محمد حیات صاحب تاثیرؔ مولوی فاضل)

کسی بات کی تکرار اور بار بار دہرایا جانا بھی نہایت لازمی اور مفید چیز ہے کیونکہ بعض دفعہ انسان ایک بات سنتا ہے مگر وہ کوئی اثر اس پر نہیں کرتی مگر بعض دفعہ وہی بات جسے بیسیوں دفعہ سننے کے بعد بھی کچھ اثر نہیں ہوتا۔ دل پر ایسا اثر کرتی ہے کہ آن کی آن میں انسان اس سے وہ فوائد حاصل کر لیتا ہے جو بہت کوشش کے بعد بھی شاید حاصل نہ کئے جا سکتے ہوں۔

چنانچہ ایک صبح کا واقعہ ہے میں بیٹھا ایک عربی کتاب پڑھ رہا تھا کہ گلی میں سے کسی گذرنے والے کی یہ آواز میرے کانوں میں پڑی کہ

حسنِ یوسف۔ دمِ عیسیٰ۔ یدِ بیضا داری

ایک لمحہ کے لئے اس سریلی آواز نے مجھے چونکا دیا۔ کسی نامعلوم خیال نے میرے دل پر ہلکی سی چٹکی لی اور میں رکا۔ مگر نہایت تھوڑے توقف کے بعد ہی سامنے رکھی ہوئی کتاب کو پھر پڑھنا شروع کر دیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے متعلق بعض واقعات پڑھے اور ان میں سے ایک واقعہ ختم کیا ہی تھا کہ دفعۃً گلی میں سے گزرنے والے کی اسی آواز نے کہا کہ

حسنِ یوسف۔ دمِ عیسیٰ۔ یدِ بیضا داری

پھر ایک چوٹ میرے دل و دماغ پر لگائی اور بجلی کی سی رو کے ساتھ میرے ذہن میں ایک خیال آیا جو پیش خدمت ہے۔

یاد رہے کہ مذکورہ بالا مصرعہ مندرجہ ذیل تین ایسی باتوں پر مشتمل ہے کہ اگر ایک سچا مسلمان پوری طرح ان کا پابند ہو جائے تو وہ دنیا و آخرت میں اعلیٰ کامیابی حاصل کر سکتا ہے

اوّلؔ۔ حسنِ یوسف۔ مشہور ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام ظاہری شکل کے لحاظ سے بھی نہایت حسین اور خوبصورت انسان تھے۔ اسی لئے خوبصورت آدمی کے حسن کی تشبیہ حسنِ یوسف سے دی جاتی ہے۔

دومؔ۔ دمِ عیسیٰ۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق آتا ہے کہ وہ اپنے دم یعنی پھونک سے بد روحوں کو نکالتے اور مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ اور اپنا مسیح (موعود) کے متعلق بھی روایت ہے کہ اس کے دم سے کافر مریں گے

سومؔ۔ یدِ بیضا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق آتا ہے کہ آپ جب اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر باہر نکالتے۔ تو وہ سفید۔ روشن اور چمکدار ہوتا تھا اور یہ نشان ان نشانات میں سے ایک تھا جو آپ کو خدا تعالےٰ کی طرف سے دشمنوں کے مقابلہ میں دیئے گئے تھے۔

اب جیسا کہ ظاہر ہے یہ شعر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں رقم کیا گیا ہے اور اس مصرع میں تین الگ الگ نبیوں کی علیحدہ علیحدہ تین صفات کا ذکر کرتے ہوئے شاعر اپنی محبت کا اظہار یوں کرتا ہے کہ

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

یعنی یہ خوبیاں تو جدا جدا وجودوں میں ایک ایک کر کے پائی جاتی تھیں مگر اے میرے محبوب اور پیارے رسولؐ آپ کے وجود مبارک میں یہ سب کی سب یکجائی طور پر بدرجۂ اتم موجود ہیں۔ یہ تشریح مذکورہ بالا روایات کی بناء پر ہے ورنہ میرے خیال اور ذوق کے مطابق اسکی یہ تشریح زیادہ مناسب ہے کہ:۔

اول حسنِ یوسف۔ حسن دو طرح کا ہے۔ حسنِ صورت اور حسنِ سیرت۔

سو بیشک حضرت یوسف علیہ السلام ظاہری حسن بھی رکھتے ہوں گے مگر یہاں پر آپ کے حسنِ سیرت کی طرف اشارہ ہے اور بتایا گیا ہے کہ اپنے اندر اخلاق فاضلہ پیدا کرنے چاہئیں ورنہ ان کے بغیر انسان انسان ہی نہیں کہلا سکتا اور نہ ہی اعلےٰ اخلاق کے بغیر ظاہری حسن ہی سے کوئی فائدہ دے سکتا ہے۔

دومؔ دمِ عیسیٰ۔ یہ جو آتا ہے کہ آپ پھونک کے ذریعہ بد روحوں کو نکالتے تھے میرے خیال میں یہ درست نہیں ہے بلکہ دم سے مراد آپ کی تقریر اور قوت بیانیہ ہے اور اشارۃً یہ کہا گیا ہے کہ جس چیز کو آپ حق سمجھتے تھے اسکی تائید میں ایسے دلائل قویہ بیان فرماتے تھے کہ وہ بد روح جو حق کی مخالفت کے باعث کسی شخص میں پیدا ہو چکی ہوتی تھی آپ کے دلائل سنکر نکلجاتی اور وہ شخص ہدایت پا لیتا تھا۔ چنانچہ بہت سے لوگوں کو آپ کے ذریعہ ہدایت نصیب ہوئی اور انہوں نے گمراہی سے نجات پائی۔

پس دمِ عیسیٰ کے الفاظ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جس بات کو انسان حق سمجھ کر قبول کرے اسکی تائید میں اسے اتنے قوی دلائل بیان کرنے کی قدرت ہونی چاہیئے کہ اس کا مقابل انہیں سنکر گویا ہلاک ہو جائے اور کوئی جواب اس سے بن نہ پڑے۔

سومؔ۔ یدِ بیضا۔ ممکن ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب گریبان میں ہاتھ ڈال کر نکالتے ہوں۔ تو وہ سفید نظر آتا ہو مگر یہ کام توفی نفسہ اتنا اہم نہیں کہلا سکتا۔ پھر یہ ہدایت کا موجب کیسے ہو سکتا تھا اسلئے میرے ذوق کے مطابق یَدْ سے مراد طاقت ہے (عربی زبان میں یَدْ کے معنے طاقت کے بھی ہوتے ہیں) اور یَدْ کے گریبان میں ڈالنے سے یہ اشارہ مقصود ہے کہ اس طاقت کا تعلق دل سے ہے اور ظاہر ہے کہ وہ طاقت جو دل سے تعلق رکھتی ہے اور مخالفوں کے لئے نشان بن سکتی ہے وہ دُعا ہے کیونکہ جب تک دلی سوز اور گداز کے ساتھ دعا نہ کی جائے۔ وہ اپنا اثر نہیں دکھاتی۔

(باقی صفحہ ۵ کالم ۴)

---

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## خدا تعالےٰ سے سچی صلح پیدا کرنے کی نصیحت

اللہ تعالےٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت پیدا کرو۔ اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ۔ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالےٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اسکی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ اللہ تعالےٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور میں آتے ہیں۔

(اخبار الحکم ۲۰ تا ۲۷ مئی ۱۸۹۸ء)

---

# زکوٰۃ کی فرضیت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۲۰ء کے سالانہ جلسہ پر زکوٰۃ کی فرضیت کے متعلق جو فرمایا وہ حضور ہی کے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"زکوٰۃ تو ایسی ضروری چیز ہے کہ جو نہیں دیتا وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں جب کچھ لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور کہا:۔

خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا وصل علیھم

اس میں تو رسول کریم کو حکم ہے کہ تو لے اور جبکہ آپ نہیں رہے تو اور کون لے سکتا ہے؟ نادانوں نے یہ نہ سمجھا کہ وہ محمدؐ کا قائمقام ہو گا جو لے گا۔ لیکن جہالت سے انہوں نے کہہ دیا کہ ہم زکوٰۃ نہیں دینگے۔ ادھر تو لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ اور ادھر فساد ہو گیا۔ قریباً سارا عرب مرتد ہو گیا۔ اور کئی مدعی نبوت کھڑے ہو گئے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ نعوذ باللہ اسلام تباہ ہونے لگا ہے۔ ایسے نازک وقت میں صحابہؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ آپ ان لوگوں سے جنہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا ہے فی الحال نرمی سے کام لیں۔ حضرت عمرؓ جن کو بہت بڑا بہادر کہا جاتا ہے وہ کہتے ہیں کہ لوگ میں کتنا ہی جری ہوں مگر ابوبکرؓ جتنا نہیں۔ کیونکہ میں نے بھی اس وقت یہی کہا کہ اس سے نرمی کی جائے پہلے کافروں کو زیر کر لیں پھر ان کی اصلاح کر لینگے۔ لیکن ابوبکرؓ نے کہا ابن قحافہ کی کیا حیثیت ہے؟ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دیئے ہوئے حکم کو بدلائے میں تو ان سے اسوقت تک لڑوں گا جب تک کہ یہ لوگ پوری طرح زکوٰۃ نہ دیں اور اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت اونٹ باندھنے کی ایک رسی بھی دیتے تھے وہ بھی ادا نہ کر دیں۔ اس وقت صحابہؓ کو پتہ لگا کہ خدا کا بنایا ہوا خلیفہ کس قدر جرأت اور دلیری رکھتا ہے۔ آخر حضرت ابوبکرؓ نے ان کو زیر کیا اور ان سے زکوٰۃ لے کر چھوڑی۔

مگر بہت لوگ ہیں جو زکوٰۃ نہیں دیتے۔ جب انہیں کہا جاتے تو کہتے ہیں۔ اچھا یہ بھی فرض ہے؟ پھر ایک سال یونہی گذار دیتے ہیں۔ گویا انہوں نے کچھ سنا ہی نہیں۔ دوسرے سال پھر سنتے ہیں۔ مگر ایسا ہی سنتے ہیں گویا نہیں سنا۔ مگر اس طرح وہ اس فرض کی ادائیگی سے بچ نہیں سکتے۔ جو شخص زکوٰۃ کو چھوڑتا ہے۔ اس سے وہی معاملہ جائز ہو جاتا ہے جو کفار سے کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے جب حضرت ابوبکرؓ کو زکوٰۃ نہ دینے والوں کے متعلق کہا کہ یہ مسلمان ہیں۔ ان سے کافروں والا معاملہ نہ کیا جائے تو حضرت ابوبکرؓ نے کہا۔ نہیں۔ ان سے کافروں والا ہی معاملہ کیا جائیگا۔ چنانچہ ان کو پکڑ کر غلام بنایا گیا۔

زکوٰۃ کے متعلق ہم نے ایک رسالہ شائع کیا ہوا ہے تم اسکو پڑھو اور جس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ وہ زکوٰۃ دے۔ اور اس رقم کو مرکز میں بھیجے۔ جیسا کہ اس کے متعلق حکم ہے۔"

(نظارت بیت المال)

# کمیونزم کے مقابلے کا صحیح طریق

(۱)

چند دن ہوئے اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ مصری پارلیمنٹ کے ایک رکن محمد الخطیب بے نے مصر میں کمیونزم کے اثر کو زائل کرنے کے لئے پارلیمنٹ میں بعض تجاویز پیش کی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ غریب طبقہ کا معیار زندگی بلند کیا جائے اور ان کو اقتصادی لحاظ سے ایک خاص معیار پر لانے کے لئے حکومت بعض لوگوں کو زمینیں دے اور بعض کے لئے مناسب روزگار کا انتظام کرے۔ اسی طرح اب مشرقی بنگال کی صوبائی مسلم لیگ کے صدر مولانا اکرم خاں نے کہا ہے کہ کمیونزم کا بہترین جواب یہی ہے کہ غرباء کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے۔

بظاہر یہ تجاویز معمولی نظر آتی ہیں لیکن فی نفسہٖ نہایت اہم ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کمیونزم کو روکنے کا اب صرف ایک ہی مؤثر طریق ہے اور وہ یہ کہ قوم کے اقتصادی ڈھانچے میں مناسب تبدیلیاں کر کے ایسے حالات پیدا کر دیئے جائیں کہ جن کے ماتحت ذاتی منفعت کے اصول کو برقرار رکھنے کے باوجود دولت کی تقسیم خود بخود اس طریق پر ہوتی رہے کہ اقتصادی لحاظ سے غریب طبقہ بھی ایک خاص لیول سے نیچے نہ گرنے پائے دنیا کی جمہوری طاقتوں کی طرف سے اب تک اکثر و بیشتر یہی ہوتا رہا ہے کہ پراپیگنڈے اور مضامین وغیرہ کے ذریعہ کمیونزم کی برائیاں آشکار کر کے سیاسی اغراض کے ماتحت لوگوں کے دلوں میں اس کے خلاف نفرت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور عملی اعتبار سے ایسے اقدامات کم کئے گئے ہیں کہ جن کے نتیجے میں غرباء کی حالت مستقل طور پر سدھر سکے۔ جہانتک زبانی جمع خرچ اور مزعومہ قسم کے پراپیگنڈے کا سوال ہے۔ اس میں کمیونسٹ باقی دنیا سے بہت آگے ہیں اور پراپیگنڈے کا جو ڈھنگ ان کو آتا ہے اس میں ان کی برابری یا ہمسری قریباً ناممکن ہے۔ وہ غرباء کو ایسے ایسے سبز باغ دکھاتے ہیں کہ غریب بیچارے ایک دفعہ جہانتک ان کے عقائد کا سوال ہے اپنی بنیادوں سے ہل کر رہ جاتے ہیں اور بالآخر اپنی تمناؤں کی دنیا کو ممکن الحصول بنانے کے لئے سردھڑ کی بازی لگا دیتے ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ خواہ بعد میں انہیں مایوسی ہو اور تمنائیں پوری ہونے کے بجائے خاک میں ہی ملتی دکھائی دیں جیسا کہ بعض روسی مقبوضہ علاقوں سے آمدہ خبروں سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے۔ بہرحال یہ ایک حقیقت ہے کہ کمیونسٹوں کے سحر آفرین پراپیگنڈے کے زیر اثر وہ ایک دفعہ جان پر کھیل ہی جاتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ اسلام کا اقتصادی نظام دنیا کے تمام نظاموں سے افضل ہے۔ وہ کمیونزم کی برائیوں اور اس کے بھیانک پہلوؤں سے بھی مبرا ہے اور سرمایہ داروں کے مظالم سے بھی اس کا دامن پاک ہے۔ دولت اور سرمائے کی منصفانہ تقسیم کا بھی وہ ضامن ہے۔ دولت کو چند ہاتھوں میں جمع ہونے سے روکنے کے ذرائع بھی اس میں موجود ہیں اور پھر وہ دولت کے زیادہ سے زیادہ پھیلاؤ کے وسائل سے بھی بھرپور ہے لیکن پھر بھی آج کمیونزم ہے کہ بلائے بے درماں کی طرح بڑھتا چلا جا رہا ہے اور اسلامی ممالک بھی رفتہ رفتہ اس کی لپیٹ میں آتے جا رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ سیاسی پارٹیاں حصول اقتدار کی خاطر اسلامی نظام کی خوبیوں سے دنیا کو روشناس کرنے کی کوشش ضرور کرتی ہیں۔ لیکن اس پر کما حقہٗ عمل کرتے ہوئے غرباء کی حالت کو درست کرنے کی حقیقی کوشش نہیں کی جاتی۔ یہ صحیح ہے کہ یہ کام بااحسن وجوہ حکومت ہی سرانجام دے سکتی ہے لیکن اصلاحی اور سوشل انجمنیں بھی محدود پیمانے پر اس کام کو سرانجام دے کر اس وقت قوم و ملک کی مفید خدمت کر سکتی ہیں۔

(۲)

جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کی قائم کردہ جماعت ہے اور اس کا مقصد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی اشاعت اور عملاً اس کی تعلیمات کا احیاء کرنا ہے۔ غرباء کی حالت کو کما حقہٗ سدھارنا اور مدارج معیشت کے قدرتی اختلاف کو تسلیم کرتے ہوئے حق معیشت میں کامل مساوات قائم کرنا حکومت کے دائرہ عمل میں ہی شامل ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ نے اپنی مقدور بھر کوششوں سے کام لیتے ہوئے جماعتی نظام میں اسلام کے پیش کردہ اقتصادی اصولوں کو زیادہ سے زیادہ رائج کر کے دوسرے مسلمانوں کے لئے مثال قائم کر دکھائی ہے کہ وہ بھی اپنے اپنے حلقۂ اثر میں ایسا ماحول پیدا کریں جس کی وجہ سے سرمایہ دار اور مزدور کے تعلقات اسلامی اخوت اور مساوات کے رنگ میں رنگین ہو جائیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت میں ایسی روح پیدا کر دی ہے کہ افراد جماعت باوجود دولت پیدا کرنے کے اسلامی تعلیم کے عین مطابق اپنے آپ کو اس کا واحد مالک نہیں سمجھتے بلکہ اپنے امام کے اشاروں پر خدا تعالےٰ کی راہ میں بے دریغ خرچ کر کے اس بات کا ثبوت بہم پہنچا دیتے ہیں کہ وہ دین کو بہرحال دنیا پر مقدم رکھتے ہیں اور دنیوی اموال کمانے میں ان کا مقصد روپیہ جمع کر کے سرمایہ دار اور غیر سرمایہ دار کی گھناؤنی تفریق پیدا کرنا نہیں بلکہ جماعتی ضرورتوں، تبلیغ و اشاعت اور غرباء کی خبرگیری میں انہیں خرچ کر کے سعادت دارین حاصل کرنا ہے۔ ہمارے آقا نے غرباء کی حالت سدھارنے اور انہیں روحانی و اقتصادی لحاظ سے اوپر لانے اور ان کے معیار زندگی کو بلند کرنے کے سلسلے میں جس قدر کوشش فرمائی ہے اس کی مثال کہیں اور ڈھونڈنا سعیٔ لاحاصل کے مترادف ہے۔ امیر اور غریب کی تفریق قادیان کی مقدس بستی میں جس طرح کالعدم کر دی گئی تھی اور جس طرح غرباء باوجود عسرت کے وہاں کی روحانی فضاء اور مقدس ماحول میں خوشحال نظر آتے تھے وہ بھی اپنی مثال آپ تھا اور جس طرح امراء باوجود دولت و ثروت کے نیکیوں میں سبقت لے جانے کی خاطر ہر دم مضطرب رہتے تھے اس زمانے میں اس کا جواب بھی کہیں ڈھونڈے سے بھی نہیں مل سکتا۔ نئی فصل کے موقعہ پر جہاں امراء حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک پر سال بھر کا گندم اکٹھا ہی خرید لیتے وہاں حضور ہی کی تحریک پر غرباء کے ہاں بھی ایک خاص انتظام کے ماتحت اناج پہنچا دیا جاتا اور وہ بھی سال بھر کے لئے گندم کے خرچ سے بے فکر ہو جاتے۔

اب جبکہ ربوہ کے نام سے نیا مرکز تعمیر ہونے لگا ہے۔ پھر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے جہاں غرباء کو مفت زمینیں تقسیم کرنے کا انتظام فرمایا ہے وہاں حال ہی میں الٰہی منشاء کے ماتحت ان کے واسطے مفت مکانات تعمیر کرنے کے لئے ۵۲ ہزار روپے کی ایک تحریک فرمائی ہے جس کی رو سے ایسے غرباء کے لئے جو مکان بنانے کی استطاعت نہیں رکھتے مکانات بنا کر دیئے جائیں گے اور انہیں ایک بھاری دور مستقل خرچ سے بچا کر اس قابل کر دیا جائے گا کہ وہ زیادہ دلجمعی اور بے فکری سے اپنی روزی پیدا کر کے قوم و ملک کے لئے مفید وجود بن سکیں اور جماعت کی نگرانی میں اپنی محنت کی بدولت سوسائٹی میں باعزت جگہ حاصل کر سکیں۔

(۳)

ایک نظام کے ماتحت غرباء کی حالت کو سدھارنے کے لئے یہ درد اور یہ تڑپ زمانہ نبوی اور خلفاء راشدین اور صحابہ کرام کے عہد زریں کے سوا اور کہیں نہ ملے گی۔ اور حق یہ ہے کہ جب تک اسلام کی اقتصادی تعلیم پر عمل نہیں کیا جائے گا اور عملی رنگ میں اسلامی نظریات کے مطابق حق معیشت کے اختلاف کو دور نہیں کیا جائے گا اس وقت تک کمیونزم کی اس غیر مرئی افزائش اور تدریج کو مؤثر طریق پر نہیں روکا جا سکے گا جو اس وقت بلائے بے درماں کی صورت میں ایشیا کی طرف بڑھتا چلا آ رہا ہے اور خدا اور بندے کے تعلق کو ہمیشہ کے لئے منقطع کر کے دنیا میں قیام امن کے آخری امکان کو بھی ختم کرنے پر تلا ہوا ہے۔

حکومت تو اس بارے میں اپنے تمام تر وسائل سے کام لے کر اقدامات کرے گی اور وہ کر بھی رہی ہے۔ اس کے ساتھ ضروری ہے کہ عوام کو اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب دلائی جائے اور ایسا ماحول پیدا کیا جائے کہ جس میں عوام خود بخود اپنے روزمرہ کے اعمال کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالتے چلے جائیں اور بہت سی وہ خرابیاں جو مغربی تمدن کے زیر اثر آج ہماری سوسائٹی میں پیدا ہو گئی ہیں خود بخود دور ہو جائیں۔ اگر ایسا ماحول پیدا کر دیا جائے تو پھر حکومت کے لئے ان تعلیمات کے مطابق قدم اٹھانا نہ صرف آسان ہو جائے گا بلکہ اس کے واسطے اس تعلیم کے مطابق عمل کرنے کے سوا اور کوئی چارہ ہی نہ رہے گا۔ لیکن افسوس تو یہ ہے کہ قومی اصلاح کے لئے آجکل حکومتی اقتدار کو کچھ ایسا ضروری سمجھ لیا گیا ہے کہ ہر کوئی اصلاح احوال سے پہلے حصول اقتدار کی طرف دوڑتا ہے۔ ایسی حالت میں نہ حکومت ضروری قدم اٹھا سکتی ہے اور نہ ہی وہ لوگ کچھ کر پاتے ہیں جو اصلاح اصلاح کا شور مچا کر حکومت کو مطعون کرتے رہتے ہیں۔

(مسعود احمد)

---

(بقیہ صفحہ ۴)

پس حسنِ اخلاق اور تبلیغ حق کے لئے قوی دلائل جاننے کے ساتھ دعا ایک نہایت ہی لازمی شے ہے جس کے بغیر کوئی چارہ ہی نہیں اور یہی وہ تین چیزیں ہیں جن کی طرف شاعر نے مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے۔ اور بتایا ہے کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں یہ صفات درجہ اکمل و اتم موجود ہیں۔ لہٰذا تم اگر حضور کی پیروی کا دعویٰ کرتے ہوئے دینی و دنیوی زندگی میں کامیابی کے خواہاں ہو تو چاہیئے کہ تم بھی ان صفات کو اپنے اندر پیدا کرو۔ ورنہ کامیابی مشکل ہے۔ ولقد فیکم رسول اللہ اسوۃ حسنہ۔

---

( بقیہ صفحہ ۲ )

(۱۶) مغربی پنجاب کی لیجسلیٹو اسمبلی کے موجودہ اراکین کی کل تعداد ۹۷ ہے جس کی تقسیم حسب ذیل ہے:۔

| | |
|---|---|
| عام نشستیں (جن میں اقوام مندرجہ گوشوارہ کے افراد کیلئے مخصوص دو نشستیں بھی شامل ہیں) | ۱۱ |
| سکھ نشستیں۔ | ۱۱ |
| مسلم نشستیں۔ | ۷۱ |
| اینگلو انڈین نشست۔ | ۱ |
| ہندوستانی عیسائی۔ | ۲ |
| تجارت و صنعت۔ | ۱ |
| بڑے مالکان اراضی کی نشستیں (جن میں ایک نشست تمنداروں کی بھی شامل ہے)۔ | ۴ |
| یونیورسٹی۔ | ۱ |
| مزدور پیشہ کی نشستیں۔ | ۲ |
| خواتین کی نشستیں (۱ عام اور ۲ مسلمانوں کے لئے) | ۳ |

کیا آپ اس تعداد کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ یا اس میں اضافہ یا کمی کے حق میں ہیں؟

نوٹ:۔ سابقہ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے ان ۲۴ مسلمان ممبروں کو بھی جو مشرقی پنجاب کے حلقوں کے نمائندہ تھے۔ گورنر جنرل پاکستان کے ایک خاص حکم کی رو سے مغربی پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبر بنا دیا گیا تھا۔

(۱۷) کیا آپ کے خیال میں یہ ضروری ہے کہ ان کثیر التعداد مہاجرین کو جو انڈین ڈومینین کے مختلف حصوں سے مغربی پنجاب میں آئے ہیں مغربی پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی میں ان کی تعداد کے تناسب کے مطابق نمائندگی دی جائے۔ آئندہ عام انتخابات میں اس نمائندگی کی صورت کیا ہوگی۔ یعنی کیا یہ نمائندگی جداگانہ انتخاب کے ذریعے حاصل کی جائے یا مہاجرین کے لئے نشستوں کی تخصیص کے ساتھ یا اس کے بغیر مخلوط انتخاب کے ذریعے یا موجودہ ایک نشست والے مسلم حلقہ جات انتخاب میں سے بعض کو ایک سے زیادہ نشستوں والے حلقہ جات انتخاب میں تبدیل کر کے ایک نشست مہاجر امیدوار کے لئے مخصوص کر کے حاصل کی جائے۔

(۱۸) ہر نشست کے لئے آبادی کی کیا یونٹ مقرر ہونی چاہئیے اور کیا اس طرح مقررہ شدہ یونٹ پر سختی سے کاربند رہا جائے یا چھوٹی اقلیتوں کے بارے میں اس میں کچھ کمی بیشی کی جائے؟

۱۹۔ مغربی پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے حلقہ جات انتخاب کی تقسیم بلحاظ نوعیت حسب ذیل ہے (۱) شہری (۲) دیہاتی (۳) علاقہ دار (۴) غیر علاقہ دار (۵) مخصوص

کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہ تقسیم بلحاظ نوعیت آئندہ عام انتخابات کے لئے برقرار رہے یا ترک کر دی جائے؟

(۲۰) اگر آپ تمام کے تمام حلقہ جات انتخاب یا ان میں سے کسی ایک کو خارج کر دینے کے حق میں ہوں تو آپ "خاص مفاد" کی نمائندگی کے لئے اور کونسا طریقہ تجویز کرتے ہیں درآنحالیکہ آپ کی رائے میں ایسے "مفاد" کیلئے علیحدہ نیابت کی ضرورت ہو!

نوٹ:۔ مندرجہ ذیل حلقہ جات انتخاب کو مروجہ قانون میں "مخصوص حلقہ جات انتخاب" بیان کیا گیا ہے (۱) تجارت و صنعت (۲) مزدور (۳) بڑے مالکان اراضی (بشمول تمنداران) (۴) یونیورسٹی۔

(۲۱) موجودہ انتظامات کے ماتحت عورتوں کے لئے متعدد علیحدہ علیحدہ حلقہ جات انتخاب مقرر کئے گئے ہیں۔ لیکن وہ دوسرے حلقہ جات انتخاب سے بھی کھڑی ہو سکتی ہیں۔ کیا آپ کے خیال میں یہ انتظام آئندہ عام انتخابات میں بحال رہنا چاہئیے۔ یا اس میں کوئی تبدیلی کرنی چاہئیے؟

(۲۲) اگر آپ مندرجہ صدر سوال نمبر ۲۱ کے انتظام میں تبدیلی کے حق میں ہیں تو یہ تبدیلی کیسے ہونی چاہئیے اور اس کی نوعیت کیا ہونی چاہئیے؟

(۲۳) موجودہ قانون کے ماتحت مقررہ مدت کے رجسٹرڈ گریجوایٹ یونیورسٹی کے حلقہ انتخاب سے کسی ممبر کے انتخاب کے لئے ووٹ دینے کے حقدار ہوتے ہیں۔ کیا آپ اس انتظام کو آئندہ عام انتخابات میں بحال رکھنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ اس میں کوئی تبدیلی چاہتے ہیں تو براہ کرم آپ ایسی تجاویز بتائیں جن کے ذریعہ ایسی تبدیلی عمل میں لائی جا سکے؟

شیڈولڈ کاسٹس (اقوام مندرجہ گوشوارہ)

(۲۴) کیا یہ ضروری ہے کہ اقوام مندرجہ گوشوارہ کے افراد کے لئے علیحدہ حلقہ یا حلقہ جات انتخاب کو جاری رکھا جائے اور اگر ایسا ہو تو کیا تبدیل شدہ حالات میں ان کے لئے ابتدائی انتخابات بھی ضروری ہیں؟

تمام جوابات سیکرٹری الیکشنز انکوائری کمیٹی اسمبلی چیمبر لاہور کے پتے پر ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۴۹ء تک پہنچ جانے چاہئیں۔

براہ کرم ہر جواب کی چھ نقلیں روانہ کریں۔

سیکرٹری کمیٹی ہذا سے اس سوال نامہ کی نقول حاصل کی جا سکتی ہیں۔

لاہور مورخہ ۲۳ فروری سنہ ۱۹۴۹ء

فیض محمد چیئرمین۔ نذیر احمد خاں ممبر۔ غلام محمد بیگ نیرنگ ممبر الیکشنز انکوائری کمیٹی

---

## یونیورسٹی سینٹ کے انتخاب میں کس کو ووٹ دیا جائے؟

(از مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور)

باہمی مشورے سے طے پایا ہے کہ مندرجہ ذیل امیدواروں کی سفارش کی جائے:۔

(۱) میاں عبدالحکیم صاحب ہیڈ ماسٹر (۲) آغا بیدار بخت صاحب (۳) پروفیسر سید عبدالقادر صاحب (۴) ملک غلام رسول صاحب مشوق (۵) پروفیسر علیم الدین صاحب سالک (۶) ڈاکٹر محمد الدین صاحب تاثیر (۷) پروفیسر منیر الدین صاحب (۸) پروفیسر سعادت علی خانصاحب (۹) طفیل محمد صاحب ہیڈ ماسٹر۔

چونکہ سارے ووٹ دس ہیں۔ اس خیال سے کہ احباب نے کسی امیدوار سے وعدہ نہ کر رکھا ہو دسویں ووٹ کے لئے کوئی سفارش نہیں کی جا رہی۔

---

( بقیہ صفحہ ۳ )

غلط اصولوں کے مطابق ہی اس کو بنائیں۔ ہمیں تو کامل یقین ہے کہ جب کبھی پاکستان میں اسلامی شریعت کا نفاذ ہوگا تو وہ اسلام کے صحیح اصولوں کے مطابق ہوگا نہ کہ کسی فاشی یا اشتراکی اصولوں کے مطابق جن کی مثال آپ لوگ اسلام پر بھی چسپاں کرنے کے عادی ہیں۔ اسلام اللہ تعالےٰ کا ارسال کردہ دین ہے۔ کوئی فاشی یا اشتراکی قسم کا لادینی نظام نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ کو اپنا نظام قائم کرنے کے لئے جبر و استبداد کی قطعاً ضرورت نہیں وہ اپنی بادشاہت صرف جسموں پر نہیں بلکہ دلوں پر بھی قائم کرنا چاہتا ہے اس کو ان جبری طریقوں کی قطعاً ضرورت نہیں جن جبری طریقوں کی فاشزم یا اشتراکیت کو ضرورت ہے کیونکہ یہ آخر الذکر دنیاوی نظام ہیں اور وہ صرف جسموں کی اطاعت ہی مانگتے ہیں اور انہی پر اکتفا کرتے ہیں۔ اس لئے ان کو مادی تلواروں اور زنجیروں کی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کی تلوار دلوں پر چلتی ہے اور یہ جسم محض اس کے کسی کام کے نہیں کسی مصرف کے نہیں۔ اس لئے آپ کو ہرگز امید نہیں رکھنی چاہئیے کہ آپ کا فاشی یا اشتراکی اسلام پاکستان میں کبھی اپنا غلبہ جما سکے گا اور آپ اپنے لال لال خون سے رنگے ہوئے کرتوں سمیت خلافت اللہ کی مقدس گدی پر متمکن ہو سکیں گے۔

---

## سائنس گریجوایٹس سے گذارش

تمام ایسے احباب جنہوں نے سائنس کے کسی مضمون میں کم از کم بی ایس سی کا امتحان پاس کیا ہو درخواست ہے کہ اپنے نام و مکمل پتہ سے خاکسار کو جلد مطلع فرمائیں۔ فضل عمر سائنٹیفک سوسائٹی کے متعلق بعض کوائف سے انہیں آگاہ کرنا ہے۔ سیکرٹری فضل عمر سائنٹیفک سوسائٹی سی ۱۰۸ ماڈل ٹاؤن لاہور

---

## نوٹس

عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ Cotton Ginned اور Cotton Pressed کی ہفتہ وار رپورٹیں اور کاٹن جننگ اور کاٹن پریسنگ فیکٹریوں کے متعلق جو مغربی پنجاب میں ہیں کی تمام خط و کتابت ڈائرکٹر آف ایگریکلچر زمغربی پنجاب لاہور کے نام آنی چاہئیں نہ کہ اس کے نام پر تمام کاٹن جننگ اور کاٹن پریسنگ فیکٹریاں جن لوگوں کو پٹہ پر الاٹ کی گئی ہیں ان کو چاہئیے کہ فیکٹریوں کے جو نام ان کو پٹہ پر دینے اور الاٹ کرنے کے وقت تھے انکو تبدیل نہ کریں بلکہ انہی ناموں کو اپنے مقصد کے واسطے استعمال کریں۔

ڈائرکٹر آف ایگریکلچر زمغربی پنجاب لاہور

---

## نارتھ ویسٹرن ریلوے

## نوٹس!

یکم مارچ سنہ ۱۹۴۹ء سے ایک شٹل سروس لائلپور و شورکوٹ کے درمیان اور اسی راستے واپس حسب ذیل اوقات پر چلا کریگی۔ یہاں صرف بڑے بڑے اسٹیشنوں کے اوقات درج کئے جا رہے ہیں۔ باقی تمام اسٹیشنوں کے اوقات کی تفصیل متعلقہ اسٹیشن ماسٹروں سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

### شٹل ۱۷۲ ڈاؤن

| نام اسٹیشن | آمد | روانگی |
|---|---|---|
| لائل پور | — | ۱۸-۳۵ |
| عباس پور | ۱۹-۱۱ | ۱۹-۱۴ |
| گوجرہ | ۲۰-۲۱ | ۲۰-۳۵ |
| جانی والا | ۲۰-۵۶ | ۲۰-۵۹ |
| شورکوٹ روڈ | ۲۰-۱۵ | — |

### شٹل ۱۶۱ اپ

| نام اسٹیشن | آمد | روانگی |
|---|---|---|
| شورکوٹ روڈ | — | ۶-۲۵ |
| جانی والا | ۷-۴۶ | ۷-۴۹ |
| گوجرہ | ۸-۱۰ | ۸-۲۰ |
| عباس پور | ۹-۱۴ | ۹-۱۷ |
| لائل پور | ۹-۵۵ | — |

---

نمبر ۶۴ جلد ۳

# اٹلی کے تجارتی وفد کی حکومت پاکستان سے گفت و شنید

کراچی ۲۲ رفروری۔ مغربی پاکستان میں نصف ماہ قیام کرنے کے بعد اٹلی کا تجارتی مشن کل نئی دہلی روانہ ہو رہا ہے۔

دار السلطنت میں دوران قیام میں مشن نے مختلف کمیٹیوں کے ذریعہ حکومت پاکستان سے گفت و شنید کی۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ گفت و شنید جو ابھی تک نامکمل ہے۔ اشیائے خوراک خام اور تیار کیا ہوا سامان اور دوسرے سامان کے باہمی تبادے کا ایک پروگرام تیار کرنے کے لئے کی گئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ اٹلی پاکستان سے خام اشیاء لینا چاہتا ہے اور اس کے تبادے میں اسکو ریشم اور مصنوعی ریشم کا کپڑا برتن۔ موٹر کاریں اور دوسری چھوٹی مشینری دے سکتا ہے معلوم ہوا ہے کہ اٹلی پاکستان کی چند صنعتوں میں مقامی سرمایہ کے ساتھ سرمایہ لگانے کا بھی خواہشمند ہے۔

یہاں اپنے قیام کے دوران میں مشن نے بڑے بڑے تاجروں صنعت کے مالکوں سے بھی ملاقات کی۔ تاکہ اس ملک کی تجارتی حیثیت سے براہ راست معلومات حاصل کی جا سکے۔

حکومت ہند سے اسی قسم کے مذاکرات کرنے کے بعد مشن ڈھاکہ اور چٹاگانگ جائیگا اور پاکستان کے اس حصہ میں تجارتی رجحانات کا مطالعہ کریگا بعد میں یہ مشن مذاکرات کو قطعی صورت دینے کے لئے کراچی واپس آئیگا۔

ہندوستان جانے سے قبل توقع ہے کہ یہ مشن حکومت کی تین گفت و شنید کرنے والی کمیٹیوں سے ملاقات کریگا۔

## پاکستان میں جوٹ کی صنعت کے ادارے کا قیام

لاہور ۲۲ رفروری۔ آج مسٹر ایس۔ ایم احسان ڈائرکٹر پاک جوٹ انڈسٹریز نے ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ پاک انڈسٹریز لمیٹڈ نے پاکستان میں جوٹ کی صنعت کو اعلیٰ پیمانے پر چلانے کا بیڑا اٹھایا ہے چنانچہ پاک جوٹ انڈسٹریز کے نام سے ایک لمیٹڈ تجارتی و صنعتی ادارہ دو کروڑ روپے کے سرمایہ سے قائم کیا گیا ہے۔ جس میں دس دس روپے اور سو سو روپے کے حصص جاری کئے گئے ہیں۔ حکومت نے پورے ..... تعاون کا یقین دلایا ہے۔ آپ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اس تجارتی ادارہ کے قائم ہو جانے کے بعد ابتدا میں تین ہزار مزدور کام پر لگائے جائینگے۔ اور بعد میں اسقدر وسیع ہو جائیگا۔ کہ ہزاروں ہزار مزدوروں کو باسانی کام پر لگایا جا سکے گا۔

## بلوچستانی لیڈر کا عزم سیبی

کراچی ۲۲ رفروری۔ بلوچستان مسلم لیگ کے صدر قاضی محمد عیسیٰ نائب صدر میر قادر بخش اور جائنٹ سیکرٹری کل پاکستان مسلم لیگ میر نبی بخش آج رات کو سالانہ دربار میں شرکت کرنے کے لئے سیبی روانہ ہو گئے (اسٹار)

## پاکستان لیگ کونسل میں ریاستوں کی نمائندگی

کراچی ۲۴ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ کل پاکستان مسلم لیگ کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر نبی بخش کو لیگ کے صدر نے ۱۹۴۱ء کی مردم شماری کی بنیاد پر تقسیم کی وجہ سے پیدا شدہ تبدیلیوں کے ساتھ پاکستانی ریاستوں کی آبادی کے متعلق اعداد و شمار جمع کرنے کیلئے مقرر کیا ہے۔

وسط مارچ میں لیگ ورکنگ کمیٹی کے منعقد ہونے والے پہلے اجلاس کے سامنے یہ اعداد و شمار پیش کئے جائینگے اور ریاستی مسلم لیگ کے پاکستان مسلم لیگ میں ضم ہو جانے کے بعد ان کی بنیاد پر پاکستان لیگ میں پاکستانی ریاستوں کو نمائندگی دی جائیگی۔ (اسٹار)

## جناح سنٹرل ہسپتال کے بیرونی بیمار

کراچی ۲۴ فروری ۱۹۴۹ء۔ جناح سنٹرل ہسپتال کراچی میں بیرونی بیماروں کا علاج ہفتہ کے عام دنوں میں ۹ بجے سے ۱۱ بجے صبح تک کیا جائیگا لیکن زخمیوں اور سخت بیماروں کا علاج ۲۴ گھنٹے ہو سکے گا۔

## کشمیری مہاجرین کیلئے کھجوروں کا ہدیہ

کراچی ۲۴ فروری۔ قائد اعظم کے امدادی فنڈ کی طرف سے کشمیری مہاجرین کو کھجوریں مہیا کرنے کی جو اپیل کی گئی تھی اس کے جواب میں میسرز احمد برادرز لمیٹڈ کراچی نے کھجوروں کے ۲۶۰ ٹوکرے بھیجے ہیں جن کا وزن ۲۵۲ من ہے۔

## سرکاری اعلان

لاہور ۲۴ فروری۔ کل سول اینڈ ملٹری گزٹ میں دو ڈپٹی کمشنروں اور ایک ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کی تنزلی کی یہ وجہ بتائی گئی ہے کہ انہوں نے اپنے اختیارات کا استعمال غلط کیا۔ حکومت واضح کرنا چاہتی ہے کہ ان کی تنزلی کی وجہ اختیارات کا غلط استعمال نہیں بلکہ یہ ہے کہ وہ جہاں لگائے گئے تھے ان آسامیوں کے لائق ثابت نہیں ہوئے۔

دمشق ۲۳ رفروری۔ کل بیت المقدس میں یہودی دستور ساز اسمبلی کے اجلاس کے انعقاد کے خلاف وزیر اعظم شام نے احتجاج برطانیہ امریکہ فرانس اور ترکی کے وزراء خارجہ کے پاس بھیجا گیا ہے (اسٹار)

## کپڑے کی کارخانہ کی قیمتوں کو کم کرنے کے لئے تدابیر!

کراچی ۲۴ فروری: پاکستان حکومت نے کچھ عرصہ سے پاکستان میں کپڑے اور تاگے کی کارخانہ کی قیمت اس غرض سے کم کرنے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ کہ وہ ہندوستان کی قیمتوں کے برابر ہو جائیں۔ اس مسئلہ پر کلاتھ کانفرنس منعقدہ .... ۲۲ جنوری ۱۹۴۹ء میں بھی غور کیا گیا تھا۔ اور طے پایا تھا۔ کہ ہندوستان کی تازہ ترین "قیمتوں کی تدریجی جدول کو جو یکم جنوری ۱۹۴۹ء سے نافذ ہے۔ ابتدائی طور پر پاکستان کے پارچہ بافی کے کارخانوں میں چھ ماہ کے لئے نافذ کر دیا جائے اب ٹیکسٹائل کمشنر حکومت پاکستان نے ان اختیارات سے کام لے کر جو اسے سوتی کپڑے کپڑے اور تاگے کے کنٹرول آرڈر مجریہ ۱۹۴۵ء کے تحت حاصل ہیں۔ پاکستان کے سوتی کپڑے کے کارخانوں کو ہدایت کر دی ہے۔ کہ وہ یکم مارچ ۱۹۴۹ء سے کارخانے کی قیمتیں اس فارمولے کے مطابق مقرر کریں۔ جو اس کے اعلان مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۴۹ء کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ اس طرح پاکستان کے پارچہ بافی کے کارخانوں کے تیار کردہ کپڑوں کی قیمتوں میں ۱ سے ۱۵ فی صدی تک کی کمی ہو جائے گی۔

پہننے کے کپڑوں مثلاً لٹھے۔ ململ۔ وائل۔ ٹوئل قمیصوں کے کپڑوں۔ اوور کوٹ کے کپڑوں وغیرہ کی پیداوار بڑھانے کی غرض سے ٹیکسٹائل کمشنر نے پارچہ بافی کے کارخانوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ مختلف اقسام کے نمونے مقرر کر لیں۔ اور جو کپڑے پہننے کے کام میں نہیں آتے۔ مثلاً فلٹر کلاتھ۔ مچھر دانی کا کپڑا۔ رومالوں کا کپڑا چھتری کا کپڑا وغیرہ ان کی پیداوار کو کم کر دیں۔

پاکستان میں سینے کے تاگے کی تیاری کو گھریلو صنعت کی حیثیت حاصل ہے۔ اس کی حوصلہ افزائی کے لئے ٹیکسٹائل کمشنر نے ہاتھ سے لپٹے ہوئے تاگے کی قیمتوں تقسیم اور اندرونی نقل و حرکت پر سے کنٹرول اٹھا لیا ہے۔

## چٹاگانگ ڈھاکے اور کراچی کے درمیان ہوائی سروس

کراچی ۲۲ فروری۔ دستور ساز اسمبلی (مجلس قانون ساز) میں مسٹر نور احمد کو جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم و وزیر دفاع آنریبل مسٹر لیاقت علی خان نے کہا۔

چٹاگانگ۔ ڈھاکہ اور کراچی کے درمیان میسرز اورینٹ ایرویز ہوائی سروس چلا رہی ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ کمپنی دوسری سروسوں کے علاوہ یہ سروسیں بھی چلا رہی ہے۔

کراچی۔ دہلی۔ کلکتہ (ہفتہ میں دو مرتبہ)، کلکتہ ڈھاکہ (ہفتہ میں دو مرتبہ)، کلکتہ۔ چٹاگانگ۔ اکیاب۔ چٹاگانگ ڈھاکہ چٹاگانگ کلکتہ (ہفتہ میں دو مرتبہ) کلکتہ۔ چٹاگانگ۔ ڈھاکہ (ہفتہ میں ایک مرتبہ)، کلکتہ۔ چٹاگانگ۔ اکیاب (ہفتہ میں ایک مرتبہ) کلکتہ۔ چٹاگانگ۔ اکیاب۔ رنگون (ہفتہ میں تین مرتبہ)،

## بلوچستان کے ٹیکسٹائل آفیسر کے متعلق ایک خبر کی تردید

الفضل ۱۷ فروری میں سٹار نیوز ایجنسی کے حوالہ سے ایک خبر "بلوچستان کے ٹیکسٹائل افسر کی گرفتاری" کے زیر عنوان شائع ہوئی ہے۔

ہمیں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مخالفین نے اصل بات کو بہت بڑھا چڑھا کر ایسے رنگ میں شائع کرایا ہے۔ جس سے افسر متعلقہ میاں بشیر احمد صاحب کی ہتک متصور ہو۔ اصل بات یہ ہے کہ دشمنوں نے کوشش کر کے ایک دوست کے خلاف سوت کے کوٹے کے غلط استعمال کے متعلق مقدمہ بنایا۔ اور میاں بشیر احمد صاحب پر انکی مدد کرنیکا الزام لگایا گیا ہے یہ بھی غلط ہے کہ آپکو گرفتار کیا گیا تھا۔ آپ کیخلاف مقدمہ عدالت میں پیش کیا گیا ہے۔ اور جیسا کہ عام قاعدہ ہے آپ سے حاضری ضمانت طلب کی گئی ہے ہم آپ سے معذرت کرتے ہیں کہ الفضل میں بلا تحقیق غلط خبر شائع ہو گئی۔ احباب سے استدعا ہے کہ آپ کی باعزت بریت کے لئے دعا کریں

## رہوڈس مذاکرات

قاہرہ ۲۴ رفروری۔ اخبار "آخر لحظہ" رقمطراز ہے کہ رہوڈس کے مذاکرات کامیابی کے ساتھ تکمیل پذیر ہو گئے۔ مصری اخباروں میں یہ پہلی خبر ہے کہ گفت و شنید اطمینان بخش طریقہ پر ہو رہی ہے۔ اخبار مذکور مزید لکھتا ہے کہ اس ہفتہ کے آخر تک معاہدہ پر دستخط ہو جائینگے (اسٹار)

## لنڈن میں پاکستان ہاؤس میں نئے تقرر

لنڈن ۲۴ فروری۔ لنڈن میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر ابراہیم رحمت اللہ سوئٹزرلینڈ میں تعطیل گذار کر آج واپس لنڈن پہنچ گئے۔ اب ان کو فرسٹ کونسلر مسٹر ایس ایم برک کی امداد حاصل ہو گی جو ابھی حال میں ہی لنڈن پہنچے ہیں۔ کچھ ہی دن میں تیسرے سیکرٹری مسٹر نوری بھی پہنچنے والے ہیں۔

گو ان تقررات سے پاکستانی ہائی کمشنر کے دفتر میں ملازمین کی تعداد پوری نہیں ہو جاتی لیکن اس سے مسٹر رحمت اللہ پر روزمرہ کے فرائض کا دباؤ کم ہو جائیگا۔ جو سینئر افسروں کے نہ ہونے سے لازمی تھا۔ (اسٹار)

## فوجی مشیر راولپنڈی میں

راولپنڈی ۲۴ فروری۔ آج تیسرے پہر کشمیر کمیٹی کے فوجی مشیر یہاں پہنچے۔ آپ پاکستان کے سپہ سالار سے ملاقات کر کے کل دہلی واپس چلے جائیں گے

## درخواست دعاء

محمد حسین صاحب بذریعہ تار ملتان سے اطلاع دیتے ہیں کہ شیخ فضل الرحمن صاحب اختر شدید بیمار ہیں احباب درد دل سے ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں